براہینِ قاطعہ

بجواب

انوارِ ساطعہ

مروجہ مولود و فاتحہ اور شرک و بدعات و رسومات کے رد میں لاجواب کتاب جس میں
مولوی عبدالسمیع رامپوری کی کتاب "انوارِ ساطعہ" کا مفصل جواب اور مولانا احمد رضا
کے بہتانات کے شافی جواب شامل ہیں

حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوریؒ

حسب الحکم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

ضمیمہ

از مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ

دارالاشاعت
مقابل مولوی مسافر خانہ ○ اردو بازار، کراچی نمبر ۱

کا دعویٰ اس قدر اور صاحب سنت علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھی ندارد دوسری کم فہمی اس درجہ کی کہ سائل کا سوال جو ہم اول
نقل کر چکے ہیں اس میں یہ سوال ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اشعار میں مخاطب حاضر ہوں یہ سوال نہیں کہ مجلس میں حاضر ہونیکا اعتقاد
ہو اور ظاہر ہے کہ اشعار میں مخاطب حاضر ہونے کے معنیٰ یہ ہیں کہ شعر ایسے پڑھیں جسمیں ضمیریں مخاطب حاضر کی ہوں سو اس کا حال ہم نمبر
اول کے لمعہ ثانیہ میں لکھ چکے اور آئندہ بھی تحقیق آوے گی لیکن مفتی صاحب نے سوال دیگر جواب دیگر جو چاہا کہنا شروع کیا یہ جواب دیا، قولہ
حضرت کی نسبت یہ اعتقاد رکھنا کہ جہاں مولود پڑھا جاتا ہے وہاں تشریف لاتے ہیں یہ شرک ہے ہر جگہ موجود خدا تعالیٰ ہے اقول سبحان
اللہ قربان جایئے اس قیاس اور استدلال کے اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی یہی اعتقاد ہوتا کہ وہ مولود خوانی میں حاضر ہوتا ہے نہ اور
کسی جگہ اس وقت تو برابری اور مشارکت صفت الہٰی میں لازم آتی اور خدا تعالیٰ کو بہت مواضع اور مواقع میں حاضر مان رکھا ہے علاوہ
مجلس مولود خوانی کے تفصیل اسکی یہ ہے کہ تم عظمت اور وسعت عرش عظیم کی اور فراخی اور توسع کرسی کی خیال کرو کہ ان کے آگے سات
آسمانوں کی کیا حقیقت ہے پھر کرۂ ناری اور ہوائی اور مائی کو خیال کرو کہ آسمانوں کے آگے انکی وسعت ہے پھر ان کرات کے آگے زمین کو دیکھو
کہ اس کی وسعت کو کرات سے کیا نسبت ہے پھر زمین کے چوتھائی حصہ کو دیکھو جو زمین سے باہر نکلا ہوا ہے پھر اس باہر نکلے ہوئے میں جنگل اور
پہاڑ اور دریا اور ریگستان کسقدر ہیں اور آدمیوں سے آباد کسقدر ہیں اور اُس آبادی میں کفار کس قدر ہیں اور مسلمان کسقدر اور
مسلمانوں میں مولد شریف کرنیوالے ہیں اور نہ کرنے والے کس قدر ہیں ان سب مراتب کے خیال اور فکر کرنے سے فرق معلوم ہو جاوے
گا مرد مصنف کو کہ اللہ تعالیٰ کا حاضر و ناظر ہونا تو اسقدر جسمیں ہو کہ عرش و کرسی آسمان لوح و قلم ساتوں زمین اور جمیع جمال و بحار و بیران و عمارات
... وغیرہ اور ہر زمان اور ہر آن میں وہ حاضر ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس نے یہ اعتقاد کیا کہ وہ مواقع مولود خوانی

تصور ہے تو مولوی عبد الجبار کا بھی یہی عذر قبول کرنا تھا، غرض یہ تو مؤلف صاحب کی عادت فاشیہ ہے کہ جو کچھ کسیکو کہتا ہے
اس میں خود ملوث ہوتا ہے نہ معلوم کہ اسقدر اپنے حال سے کیوں غفلت ہے قولہ کم فہمی اس درجہ الخ اقول رد شرح سوال میں مذکور
ہو چکا کہ صیغہ کتاب کا حاضر موجود کے واسطے ہی وضع ہوا ہے لہٰذا اگر کہیں صیغہ کتاب کا بولا جاوے گا تو بوجہ اصل حقیقی ہونے
سے حضور مخاطب کا مفہوم کلام سے ہووے گا لہٰذا مولوی عبد الجبار نے اس سوال کا ہی تو جواب دیا ہے کہ یہ اشعار خطاب اگر اس
اعتقاد سے ہیں تو شرک ہیں اور دوسرے معنیٰ مجازی کی شق کو بیان نہیں کیا مگر خدا تعالیٰ جانے کہ مؤلف کی کیا فہم ہے کہ اس کو سوال
کے خلاف اور غیر جانتا ہے، لازم و ملزوم وضعی کو غیر جاننا اور مقصود کلام وضعی کو کلام سے منفک[1] سمجھنا مؤلف ہی کا فہم ہے نمبر اول
میں بھی ایسا کچھ مؤلف نے کہا ہے اور اس کا جواب کچھ وہاں پر ہو لیا، قولہ سبحان اللہ الخ اقول تمام امت کا یہ اعتقاد ہے کہ جناب
فخر عالم علیہ السلام کو اور سب مخلوقات کو جس قدر علم حق تعالیٰ نے عنایت کر دیا اور بتلا دیا اس سے ایک ذرہ بھی زیادہ کا علم ثابت کرنا شرک
ہے سب کتب شرعیہ سے یہی مستفاد ہے قال اللہ تعالیٰ وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمہا الا ھو الآیہ
شرکت کا اعتقاد شرک ہی نہیں بلکہ نفس شرکت کا اعتقاد بھی شرک ہے، اور یہ مسئلہ مشہور بحر الرائق اور عالمگیریہ درمختار وغیرہ میں ہے کہ اگر
کوئی نکاح کرے بشہادت حق تعالیٰ اور فخر عالم علیہ السلام کے کافر ہو جاتا ہے بسبب اعتقاد علم غیب[2] کے فخر عالم کی نسبت پس فقط مجلس
نکاح کے اعتقاد علم میں کافر لکھا ہے یہ کسی نے نہیں لکھا کہ اگر اس کا اعتقاد کما و کیفاً مساواۃ علم الہٰی تعالیٰ شانہ کا ہے تو کافر ہو گیا ورنہ

[1] علیحدہ [2] ہمراعتبار ہے۔

اور آدمی مرتے ہیں ہر جگہ ملک الموت موجود ہے اور مشکوٰۃ میں ہے کہ ملک الموت وقت موت کے سرہانے ہوتا ہے مومن کے بھی اور کافر کے بھی یہ حدیث طویل ہے اور قاضی ثناء اللہ نے تذکرۃ الموتیٰ میں نقل کیا ہے ایک حدیث کو طبرانی اور ابن مندہ نے اس میں یہ بھی ہے کہ ملک الموت نے رسول اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ ایسا کوئی گھر نہیں نیک یا بد آدمیوں کا جسکی طرف مجھ کو توجہ نہ ہو رات اور دن دیکھتا رہتا ہوں اور ہر چھوٹے بڑے کو ایسا پہچانتا ہوں کہ وہ خود بھی اپنے کو اس قدر نہ پہچانتے، ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ملک الموت ہر جگہ حاضر ہے بھلا ملک الموت علیہ السلام تو ایک فرشتہ مقرب ہے، دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے، درمختار کے مسائل نماز میں لکھا ہے کہ شیطان اولاد آدمؑ کے ساتھ دن کو رہتا ہے اور اس کا بیٹا آدمیوں کے ساتھ رات کو رہتا ہے علامہ شامی نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ شیطان تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے مگر جس کو اللہ نے بچالیا بعد اس کے لکھا ہے فاقدرہ علی ذلک کما اقدر ملک الموت علی نظیر ذلک یعنی اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس بات کی قدرت دیدی ہے جس طرح ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کردیا انتہیٰ کلامہ، اب عالم اجسام محسوسہ میں اس کی مثال سنیئے، کوئی آدمی مشرق سے مغرب تک آبادی دنیا کی گھیر کرے جہاں جاوے گا چاند کو موجود پاوے گا اور سورج کو بھی پاوے گا پھر اگر وہ کہے کہ ایک چاند سب جگہ موجود ہے اور ایک سورج سب جگہ موجود ہے تمہارے قاعدہ سے چاہیئے وہ کافر ہو جاوے کہ اس نے چاند کو ہر جگہ موجود کہا حالانکہ تحقیق یہ ہے کہ نہ وہ مشرک ہے نہ کافر خاصہ مسلمان ہے پس اسی

حضرت خضر کو ملا اس سے زیادہ پر قادر نہ تھے اور حضرت موسیٰؑ کو باوجود افضلیت کے نہ ملا تو وہ حضرت خضر مفضول کی برابر اس علم مکاشفہ کو پیدا نہ کر سکے پس آفتاب و ماہتاب کو جو اس ہیئت و وسعت نور پر بنایا اور ملک الموت اور شیطان کو جو یہ وسعت علم دی اس کا حال مشاہدہ اور نصوص قطعیہ[1] سے معلوم ہوا اب اس پر کسی افضل کو قیاس کر کے اس میں بھی مثل یا زائد اس مفضول سے ثابت کرنا کسی عاقل ذی علم کا کام نہیں اول تو عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جاویں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں لہٰذا اس کا اثبات اس وقت قابل التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اس کو ثابت کرے اور خلاف تمام امت کے ایک قیاس فاسد سے عقیدہ خلق کا اگر فاسد کیا جاتا ہے تو کب قابل التفات ہوگا دوسرے قرآن و حدیث سے اس کے خلاف ثابت ہے پس اس کا خلاف کس طرح قبول ہو سکتا ہے بلکہ یہ سب قول مؤلف کا مردود ہوگا خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم الحدیث اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں اور مجلس نکاح کا مسئلہ بھی بحر الرائق وغیرہ کتب سے لکھا گیا تیسرے اگر افضلیت ہی موجب اس کی ہے تو تمام مسلمان اگرچہ فاسق ہوں اور خود مؤلف بھی شیطان سے افضل ہیں تو مؤلف سب عوام میں بسبب افضلیت کے شیطان سے زیادہ نہیں تو اس کی برابر ہی علم محیط بزعم خود ثابت کردیوے اور مؤلف خود اپنے زعم سے بہت بڑا اکمل الایمان ہے تو شیطان سے ضرور افضل ہو کر اعلم من الشیطان ہوگا معاذ اللہ، مؤلف کے ایسے جہل پر تعجب بھی ہوتا ہے اور رنج بھی ہوتا ہے کہ ایسی نالائق بات منہ سے نکالنا کسقدر دور از علم و عقل ہے، الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی، فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور خاصہ کی تعریف تہذیب

[1] جس پر کسی کو فضیلت حاصل ہو۔ [2] صریح دلائل۔ [3] ایمان کے اعتبار سے بہت کامل۔ [4] شیطان سے بڑا عالم۔

(علمائے دیوبند کی حکایات ص ۱۴۳)

(برطانوی فقہاء کی کتاب ص ۵۳۸-۵۳۷ ... ص ۲۰۱ ... ۲۱۵)

طرح سمجھو کہ جب سورج سب جگہ موجود ہو کر وہ چوتھے آسمان پر ہے روح نبی صلے اللہ علیہ وسلم جو ساتویں آسمان پر علیین میں مقیم ہے، اگر وہاں سے آپ کی نظر مبارک کل زمین پر یا زمین کے چند موضع و مقامات پر پڑ جائے اور ترشح انوار فیضان احمدی سے ان مجالس مطہرہ کو ہر طرف مثل شعاع شمس محیط ہو جاوے کیا محال ہے اور کیا بعید ہے علامہ زرقانی نے ابو الطیب کا شعر شرح مواہب لدنیہ کی فصل زیارت قبر شریف میں نقل کیا ہے کالشمس فی وسط السماء ونورھا یغشی البلاد مشارقا ومغاربا کالبدر من حیث التفت رایتہ یھدی الی عینیک نورا ثاقبا یعنی جس طرح سورج آسمان کے بیچ میں ہے اور روشنی اس کی پھیلی ہوئی ہے مشرق سے مغرب تک اور جس طرح چاند جہاں سے تو اس کو دیکھے اسی جگہ سے نور تیری آنکھوں میں بخشے گا، انتہی کلامہ پس فرق یہ ہے کہ سورج اور چاند کے دیکھنے کی آنکھ اللہ تعالیٰ نے ۔ ۔ کھول رکھی ہے اس کے ذریعہ سے بینا آدمی دیکھ کر چاند کہہ دیتا ہے چاند ہر جگہ موجود ہے اندھا مادرزاد یوں کہے گا کہ چاند کہیں نہیں، پس اسی طرح روح نبوی کا دیکھنا موقوف ہے اللہ تعالیٰ کی عنایت پر اگر وہ آنکھ باطن کھولدے اور پردہ اٹھادے ہر جگہ انسان جلوۂ احمدی دیکھ سکتا ہے، امام شعرانی نے میزان میں لکھا ہے قد بلغنا عن ابی الحسن الشاذلی وتلمیذہ ابی العباس المرسی وغیرھما انھم کانوا یقولون لو حجبت رؤیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرفۃ عین ما عددنا انفسنا من جملۃ المسلمین،، دیکھئے ابو الحسن شاذلی وغیرہ اولیاء فرماتے ہیں، کہ اگر ایک پل جھپکنے کی برابر بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم سے چھپ جاویں تو ہم اپنے تئیں مسلمان نہ جانیں، انتہی، اب دیکھیے یہ اولیاء اللہ مطلقاً صاحبان صافی عقیدت کے نزدیک کس فتویٰ اور کس حکم میں داخل ہوں گے اور ہونا روح انبیاء علیہم السلام کا علیین میں ساتویں آسمان پر جو ہم نے بیان کیا ہے تفسیر عزیزی کے بیان علیین میں دیکھو، لیکن باوجود ہونے علیین میں آپ کی روح کو قبر شریف سے بھی اتصال قوی ہے ہر زائر کو جانتے ہیں کون زیارت کو آیا سب کے سلام کا جواب دیتے ہیں قبر میں جسم مبارک زندہ ہے زرقانی نے لکھا ہے ان نبینا لما الرفیق الاعلیٰ وبدنہ فی قبرہ یرد السلام علی من یسلم علیہ اس مقام کی تحقیق زیادہ اس سے مقام اثبات مولود شریف میں بیان کریں گے، اب فکر کرنا چاہیے جب چاند سورج ہر جگہ موجود اور ہر جگہ زمین پر شیطان موجود ہے اور ملک الموت ہر جگہ موجود ہے تو یہ صفت خاص خدا کی کہاں ہوئی اور تماشہ یہ کہ اصحاب محفل میلاد

منطق پڑھ کر مؤلف نے یاد کر کے بے تمیزی عقیدہ کی اختیار کی مگر فہم سے ماشاء اللہ ہنوز بہت دور ہیں خاصہ حق تعالیٰ کے علم کا یہ ہے کہ اس کا علم ذاتی حقیقی ہے کہ جس کا لازم احاطہ کل شئی بالفعل کا ہے اور تمام مخلوق کا علم مجازی ظلی کہ قدر عطا کی حق تعالیٰ کی طرف سے مستفاد ہیں پس اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کی برابر ہو چہ جائیکہ زیادہ، چنانچہ وجہ اس کی اوپر ذکر ہوئی اور قیاس سے اس کا اثبات جہل ہے کہ شائبہ علم کا بھی اس کا مجوز نہیں اگر یہ تحقیق واہی مؤلف کی محض جہل ہے وہ آپ شاید شرک میں مبتلا نہ ہو مگر ایک عالم کا راہ مار دیا بعد اس کے جو حکایات اولیاء اللہ کی مؤلف نے لکھی ہیں تو اول تو یہ حکایات حجت شرعیہ مثبت حکم کی نہیں خصوصاً باب عقائد میں پس ان حکایات کو قبول کر کے نصوص کا رد کرنا کسی جاہل سے بھی متوقع نہیں چہ جائیکہ عالم سے اور بعد تسلیم کے جواب یہ ہے کہ ان اولیاء کو حق تعالیٰ نے کشف کر دیا کہ ان کو یہ حضور علم حاصل ہو گیا اگر اپنے فخر عالم علیہ السلام کو بھی لاکھ گونہ اس سے زیادہ عطا فرماوے ممکن ہے مگر ثبوت فعلی اس کا کہ عطا کیا ہے کس نص سے ہے کہ اس پر عقیدہ کیا جاوے اور مجلس مولود میں خطاب حاضر کیا جاوے اس امر کا محض امکان سے تو کام نہیں چلتا بالفعل ہونا چاہیے اور ثبوت

۱ ہر شے کو گھیر لینا ۔ ۲ فائدہ حاصل کیا ۔ ۳ ثابت کرنا ۔ ۴ کم زور ۔